12525 - عورت كے چہرے كے پردہ پر ايك اعتراض

سوال

ميں كچھ جوابات ديكھ رہا تھا كہ ميں نے يہ كلام ديكھى جس كى تعبير يہ ہے كہ " صحيح ترين قول يہ ہے " اور يہ كلام عورت كے چہرہ كے پردہ كے متعلق تھى، حالانكہ ميں نے اسم سئلہ ميں اكثر علماء كرام كا قول اس قول كے خلاف پايا ہے، اس بنا پر مولانا صاحب نے اسے ذكر كيوں نہيں كيا، ميں صرف ايك رائے ذكر كرنے پر ہى اكتفا كرتا ہوں:
ميں يہ سمجھ سكتا ہوں كہ اس مسئلہ ميں شيخ كى رائے ميں يہ قول قوى ہے، ليكن اس كے علاوہ دوسرے بھى يہ رائے ركھتے ہيں كہ اس مسئلہ ميں ا نكى اپنى رائے قوى قول ہے، تو پھر شيخ نے ہمارے ليے يہ كيوں نہيں بيان كيا كہ يہ قول ميرى رائے پر مبنى ہے نہ كہ اكثر علماء كى رائے ميں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ تعبير كرنى كہ: صحيح ترين قول يعنى اختيار كردہ قول ہى سب اقوال ميں دليل كے اعبتار سے زيادہ قوى قول ہے، اور يہ لازم نہيں كہ يہ قول اكثر فقہاء كا ہى ہو، بعض اوقات ايسا بھى ہو سكتا ہے كہ اكثر فقہاء كا قول زيادہ قوى ہو، ليكن بعض اوقات دلائل كے اعبتار سے زيادہ قول بعض فقہاء كا بھى ہو سكتا ہے.

اور پھر جو قول ہم نے اختيار كيا ہے - كہ عورت كے ليے چہرے كا پردہ كرنا واجب ہے - كتاب اللہ اور سنت رسول اللہ كے دلائل اسى پر دلالت كرتے ہيں، اور كئى صديوں تك مومن عورتوں كا عمل بھى اسى پر رہا ہے، اور ہمارے معاصر علماء مثلا عبد العزيز بن باز، اور ابن عثيمين رحمہما اللہ اور مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام وغيرہ كا بھى يہى فتوى ہے.

مستقل فتوى كميٹى جس كے چئرمين عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ تھے سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا عورت كا چہرہ ستر ميں شامل ہوتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" جی ہاں علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورت کا چہرہ عورۃ یعنی پردہ اور ستر میں شامل ہوتا ہے "

دیکھیں: مجلة البحوث الاسلامية (24 / 75).

اور آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ اختلاف ہونے کی صورت میں مسلمان کے لیے کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا ضروری اور واجب ہوتا ہے، جس کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تو اگر تم کسی چیز میں اختلاف کر بیٹھو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو .

اور اللہ تعالی اور اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لوٹانے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمان اجنبی اور غیر محرم مردوں کی موجودگی میں عورت پر اپنے چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے، اس کے کچھ دلائل ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

1 ـ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ا نکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

مہاجرین اور انصار صحابہ کرام کی عورتوں نے اس حکم پر عمل بھی کیا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ:

" اللہ تعالی پہلی مہاجر عورتوں پر رحمت کرے جب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

اور وہ اپنی چادریں اپنے گریبانوں پر لٹکا لیا کري .

تو انہوں نے اپنی چادریں دو حصوں میں پھاڑ کر تقسیم کر لیں اور انہیں اپنے اوپر اوڑھ لیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4480).

2 ـ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی نے ظاہری زینت کے علاوں باقی سب زیبائش اور بناؤ سنگھار کو مطلقا ظاہر کرنے سے منع کیا ہے، اور ظاہری زینت مثلا ظاہری کپڑوں کا ظاہر ہونا تو ضروری ہے، اسی لیے اللہ تعالی نے " الا ما ظهر منها " کے الفاظ بولے ہیں، اور یہ نہیں فرمایا: " الا ما اظهر منها

پھر اللہ تعالی نے انہیں زینت ظاہر کرنے سے دوبارہ منع کیا ہے، لیکن جن کو اس سے استثنی کیا ہے ان کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے، تو اس سے پتہ چلا کہ دوسری زینت پہلی زینت کے علاوہ ہے، تو پہلی زینت سے مراد ظاہری زینت ہے جو ہر ایك کے لیے ظاہر ہو گی جس کا چھپانا ممکن نہیں، اور دوسری زینت سے مراد باطنی زینت ہے (اور اس میں چہرہ بھی ہے) اور اگر یہ زینت ہر ایك کے سامنے ظاہر کرنی جائز ہوتی تو پھر پہلی زینت کو عام کرنے اور دوسری کو استثنی کرنے میں کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا.

3 ـ ارشاد باری تعالی ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ا نکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں:

الله سبحانہ و تعالى نے مومنوں كى عورتوں كو حكم ديا ہے كہ وہ جب كسى ضرورت كى خاطر اپنے گھروں سے نكليں تو اپنے چہرے اپنے سروں كے اوپر سے اوڑھنيوں كے ساتھ ڈھانپ ليا كريں، اور ايك آنكھ ظاہر كريں "

اس كے دلائل اور بھى بہت زيادہ ہيں، آپ مزيد اہم معلومات كے ليے سوال نمبر (23496) اور (21536) اور (13646) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .